سوال

،سلف(41)کا عقیدہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ف کا اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ اور اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا، لہٰذا رؤیت الٰہی کمال یقین سے عبارت ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ر عزوجل نے قیامت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وُجوهٌ يَومَئِذٍ ناضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلىٰ رَبِّها ناظِرَةٌ ﴿٢٣﴾... سورة القيامة

زہت سے چہرے پر رونق ہوں گے (اور) اپنے پروردگار کے دیدار میں محو ہوں گے۔''

نے ان آیات میں دیکھنے کی اضافت چہروں کی طرف کی ہے اور چہروں کے لیے جس چیز سے دیکھنا ممکن ہے، وہ آنکھ ہی ہے، لہٰذا یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پاک کو آنکھ سے دیکھا جائے گا، لیکن ہمارا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے احاطہ کرنے کا تقاضا نہیں کر

وَلا يُحيطونَ بِهِ عِلمًا ﴿١١٠﴾... سورة طه

اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔''

کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا احاطہ نہیں کر سکتے، حالانکہ علمی احاطہ بصری احاطے کی نسبت زیادہ وسیع اور زیادہ جامع ہوتا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا بصری احاطہ ممکن ہی نہیں۔ اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے:

لا تُدرِكُهُ الأَبصـٰرُ وَهُوَ يُدرِكُ الأَبصـٰرَ وَهُوَ اللَّطيفُ الخَبيرُ ﴿١٠٣﴾... سورة الأنعام

ا ہے کہ) نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے۔''

سے دیکھیں تو ان کے لیے اس ذات پاک کا ادراک ممکن ہی نہیں۔ پس اللہ عزوجل کی ذات پاک کا آنکھ کے ذریعہ حقیقی طور پر دیدار کیا جا سکتا ہے، لیکن اس دیدار کے ساتھ اس کی ذات پاک کا ادراک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کی ذات اقدس اس سے کہیں عظیم و برتر ہے کہ اس کا احاطہ کیا جا سکے۔ سلف کا یہی ع

«اَسْاَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ» (سنن النسائی، السہو، باب نوع آخر من الدعاء، ح: ۱۳۰۶ ومسند احمد: ۱۹۱/۵)

سے تیرے چہرہ اقدس کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔''

لذت نظر کا سوال اس لیے کیا کہ دیدار باری تعالیٰ کی لذت ایسی عظیم ترین لذت ہوگی کہ اس کا ادراک اس کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرما دیا ہو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی اپنے ان بندوں میں شامل فرما لے۔ یہ ہے دیدار بار

تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھا نہیں جا سکتا، لہٰذا رؤیت الٰہی دراصل کمال یقین سے عبارت ہے، تو اس کی یہ بات باطل ہے، اور دلائل و براہین کے خلاف ہے اور امر واقع اس کی تکذیب کرتا ہے، کیونکہ اس بارے میں کمال یقین کا وجود تو دنیا میں بھی پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کی تفسیر میں فر

«الْاَحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ، فَاِنَّهُ يَرَاکَ» (صحیح البخاری، الایمان، باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان، ح: ۵۰ وصحیح مسلم، الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان... ح: ۸)

،) کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں تو بہر حال دیکھ رہا ہے۔''

ح عبادت کرنا گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، حقیقت میں یہی کمال یقین ہے، لہٰذا یہ دعویٰ کرنا کہ رؤیت کے بارے میں وارد نصوص سے مراد کمال یقین ہے بے سود ہے کیونکہ جسے کمال یقین حاصل ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو آنکھ سے مشاہدہ کر رہا ہو، لہٰذا یہ ایک باطل دعویٰ ہے اس کی حیثیت قرآن مجید اور س

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 93

محدث فتویٰ